رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۶۰ جاری شدہ ۱۹۳۶ء

رورل اپ لفٹ جرنل

اصلاحی ادبی علمی مجلہ

پیغامِ حیات

ایڈیٹر شیخ محمد اسمٰعیل

منظور کردہ سررشتہ تعلیم پنجاب۔ بموجب سرکلر نمبر ۲۰۷۶ (c) مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء
منظور کردہ سررشتہ تعلیم حیدرآباد دکن۔ بموجب سرکلر نمبر ۱۳۵۴ واقع ۲۱ تیر ۱۳۴۶ ف
منظور کردہ سررشتہ تعلیم ممالک متوسط و برار۔ بموجب آرڈر نمبر ۳۸۶۶ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۸ء
منظور کردہ سررشتہ تعلیم صوبہ بہار۔ بموجب آرڈر ۶۲۸۲/۳۸ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۸ء

جلد ۳ | پانی پت (ضلع کرنال) بابت ۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۳

آسمانِ ادب کے دو نئے چاند

تذکرۂ حالی

یہ شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی کی نہایت جامع، دلچسپ اور پُر از معلومات سوانح عمری ہے، جو خوبصورت جیبی تقطیع پر نہایت نفاست کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ مصنف کی ۲۰ سالہ محنت کا نتیجہ ہے۔ طباعت و کتابت دلفریب۔ اعلیٰ چکنا کاغذ۔ جلد دیدہ زیب۔ صفحات ۲۵۶۔ قیمت فی جلد ۲؎

رُباعیاتِ حالی

یہ خوبصورت کتاب مولانا حالی کی تمام اردو، فارسی، مطبوعہ و غیر مطبوعہ رباعیوں کا مکمل مجموعہ ہے۔ بے حد نفاست کے ساتھ جیبی تقطیع پر چھاپی گئی ہے۔ ایک صفحہ پر ایک رباعی نہایت خوشخط لکھی گئی ہے۔ کل ۱۸۰ رباعیاں ہیں۔ روشن چھپائی، نفیس جلد دیدہ زیب ٹائٹل۔ شروع میں مولانا کا فوٹو۔ قیمت فی جلد ۱۲؎

یہ دونوں کتابیں نیز مولانا حالی کی تمام تصانیف "حالی بکڈپو پانی پت" سے طلب فرمائیں

حفظانِ صحت۔

مکھی کے اوصاف

(۱) سانپ سے زیادہ خطرناک اور شیر سے زیادہ ہیبت انگیز ہے۔ ملک کے ہزارہا خاندانوں کو اس نے ہیضہ کے جراثیم پھیلا کر ہلاک کر دیا۔

(۲) لاکھوں بچوں کو روزانہ اسہال، دست اور ہیضہ میں مبتلا رکھتی ہے۔

(۳) سینکڑوں بچوں کی آنکھوں کو دُکھا دینا آج کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

(۴) کھانوں میں غلاظت گھول دینا، مٹھائیوں میں زہر ملا دینا۔

(۵) جہاں بیٹھنا وہاں سے گند کر دینا اس کے محبوب مشغل ہیں۔

(تین باتوں کی احتیاط)

پہلا مکانوں کو صاف ستھرا رکھو تو اس دشمن سے نجات مل جائے گی۔

دوسرے کھانے پینے کی کسی چیز کو ہرگز کھلا نہ چھوڑ دو۔ ورنہ فوراً یہ حملہ کرے گی۔ اور اس چیز کو زہریلا کر دے گی

تیسرے غلاظت اور کوڑے کرکٹ کو بھی نہایت احتیاط کے ساتھ ڈھک کر رکھو۔ مکھی زہر انہیں سے حاصل کرتی ہے۔

خبردار ہوشیار!

مکھی دیکھنے میں ننھی سی جان ہے۔ لیکن ہلاکت پھیلانے میں بلا کو غضب کی دانائی ہے۔ پس اس سے بچ کے رہنا۔ اور اس کو اپنے مکانوں میں داخل نہ ہونے دینا ورنہ یاد رکھنا اس کا موقع لگ گیا تو تمہیں بغیر جان سے مارے گی۔

ایک اچھے زمیندار کے فرائض

۱۔ اپنی اولاد کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرے۔

۲۔ قرض اور رسومات بد سے پرہیز کرے۔

۳۔ گاؤں میں لڑائی، دنگہ فساد، یا شرکت برادری میں کسی قسم کی کشمکش نہ ہونے دے۔ اور مقدمہ بازی سے اجتناب کرے۔

۴۔ اگر ایک گاؤں میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگ آباد ہوں تو ایک دوسرے کی خواہ مخواہ دل آزاری یا قومی تذلیل نہ کرے۔ بلکہ نہایت امن پسندانہ اور برادرانہ طریق پر زندگی بسر کرے۔

۵۔ اپنے گلی کوچوں اور مکانوں کو صاف رکھے۔ مویشیوں کے تھانوں اور رہائشی مکانات میں روشندان کا استعمال کرے۔

۶۔ گاؤں میں متعدی امراض کی روک تھام کے لئے محکمہ حفظانِ صحت کی ہدایات پر عمل کرے۔ اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دے۔

۷۔ اپنے مویشیوں کی اچھی طرح سے غور پرداخت کرے۔ ان کے بیمار ہو جانے کی صورت میں قریب کے ویٹرنری ہسپتال میں بغرض علاج لیجائے۔ یا متعدی مرض کے پھیلنے پر ویٹرنری سرجن (ڈاکٹر) کو اپنے ہاں بلوائے۔

۸۔ غیر مزروعہ زمین۔ بیری، شہتوت، شیشم یا اس قسم کے مفید درخت لگائے۔ شہتوت اور بیری کو پیوند کر کے اس کے پھل سے فائدہ اٹھائے۔ شیشم کے درختوں سے اعلیٰ قسم کی عمارتی لکڑی دستیاب ہو سکتی ہے۔

(نئی زندگی)

جغرافیائی معلومات

دنیا کی بڑی بڑی چیزیں

۱۔ دنیا میں سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن نیو یارک شمالی میں ہے۔ جس کے ۴۲ پلیٹ فارم ہیں۔

۲۔ دنیا کی سب سے بڑی ریلوے لائن ۵۰۰۰ میل لمبی سائبیریا میں ہے۔ جو ماسکو اور لینن گراڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔

۳۔ دنیا کا سب سے بڑا عجائب گھر لندن میں ہے۔

۴۔ دنیا کا سب سے بڑا ہوائی اسٹیشن کرائیڈن لندن سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔

۵۔ دنیا کی سب سے بڑی دیوار، دیوارِ چین ہے، جو ۳۰۰۰ میل لمبی چین میں واقع ہے۔

۶۔ دنیا کا سب سے بڑا پل ۲ میل لمبا پل تا واقع انگلستان میں ہے۔

۷۔ دنیا کی سب سے بڑی سُرنگ ۲۵ میل لمبی پیرنیز پہاڑ واقع فرانس میں ہے۔

۸۔ دنیا کا سب سے بڑا شہر لندن ہے۔ جس کی آبادی ۸۲۰۲۸۱۸ ہے۔

۹۔ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ ہمالیہ ہے جس کی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فٹ اونچی ہے۔

۱۰۔ دنیا کا سب سے اونچا ملک تبت ہے جو Roof of The World. (بام دنیا) کہلاتا ہے۔

(محمد ارشد)

پیغامِ حیات
۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء

تحریکِ اصلاحِ دیہات اور طلباء

حال میں شیخ فضل حق صاحب رکن محکمۂ اصلاح دیہات نے گورنمنٹ کالج لاہور کی دیہات سدھار کلب میں طلباء کالج کے سامنے دیہات سدھار کے متعلق ایک مفید تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع یہ تھا کہ لمبی تعطیلات میں کالجوں کے طلباء رضاکارانہ طور پر دیہات میں جا کر کس طرح اصلاح دیہات کا کام انجام دے سکتے ہیں؟ تقریر چونکہ دلچسپ اور مفید ہے۔ لہذا آج کے ایڈیٹوریل میں ہم اس کا خلاصہ شائع کرتے ہیں۔

شیخ صاحب نے اُن طلباء کو مخاطب کر کے جو گرمی کی تعطیلات میں دیہات سدھار کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں، کہا، آپ میں سے اکثر طلبا زمینداروں کے بیٹے ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ اپنے گھر کی اصلاح کے بعد اپنی کھیتی باڑی اور گاؤں اور پھر اپنے علاقہ کی طرف توجہ کریں۔ اپنے مزارعین اور متعلقین کی بُری حالت سے غافل نہ رہیں۔ کیونکہ یہ بہت نازک زمانہ میں سے گذر رہے ہیں۔ ہمیں ان کی راحت اور خوشی کا ہی کفیل بننا چاہیے۔ کسانوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو کہ تم ان سے بہتر ہو۔ دیہاتی تہذیب بہت پرانی ہے۔ فرض کرو تم اُن کے ذہن میں کوئی بات نہیں بٹھا سکو گے۔ صحیح طریق کار یہ ہے کہ تم بڑی محبت کے ساتھ ان سے پیش آؤ۔ اُن سے گھل مل جاؤ۔ اُن کی اپنی زبان میں اُن سے گفتگو کرو۔ اور انہیں یقین دلاؤ کہ آپ درحقیقت اُن کے ہمدرد اور خیرخواہ ہیں۔ یہی اور صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے وہ آپ کی باتوں میں دلچسپی لیں گے پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ آپ کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ اور نہ صرف آپ کی بات توجہ سے سُنیں گے۔ بلکہ آپ جو کچھ کہیں گے وہ بڑی خوشی کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوں گے۔

شہری طلباء سے شیخ صاحب نے کہا کہ جو طلباء غیر دیہاتی ہیں گو اہل دیہات سے ہمدردی رکھتے ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ وہ دیہات میں کام کرنے والے طلباء کے ہاتھ مضبوط کریں۔ اور وہ رفاہ عامہ کی تربیت بھی [illegible] کر سکتے ہیں۔

شیخ فضل حق صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں طلبا کو تلقین کی کہ وہ دیہات میں جانے سے قبل یہ جاننے کی کوشش کریں کہ وہاں جا کر انھیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے بتایا کہ دیہات سدھار کا اصل مقصد یہ ہے کہ اہل دیہات کو بتایا جائے کہ وہ کس طرح زیادہ مسرت اور فارغ البالی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور اپنی صحت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ کسانوں کو تباہ کن قرضہ کے بوجھ سے نجات دلانے کے لئے مصالحتی بورڈ قائم کئے جا رہے ہیں لیکن کون اس بات کا ذمہ لے سکتا ہے کہ وہ پھر قرضہ کی لعنت میں گرفتار نہ ہوں گے۔ لیکن اس کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ دیہاتی کفایت شعاری سیکھیں۔ روپیہ برباد نہ کریں۔ لڑائی جھگڑا چھوڑ دیں۔ مقدمہ بازی ترک کر دیں۔ قتل و غارت سے توبہ کریں۔ اور رسم و رواج پر غیر ضروری اخراجات سے ہاتھ کھینچ لیں۔ دوسری بات جو کسان کی بہتری کی ضمانت ثابت ہو سکتی ہے یہ ہے کہ ان لوگوں میں اسلامی خوبیاں یعنی خود اعتمادی، ایثار، صداقت اور خودداری پیدا کرنے کے لئے پنچائتیں، انجمن ہائے امداد باہمی کے زیر نگرانی دیہات سدھار کی انجمنیں اور زراعت کی درسگاہیں کھولی گئی ہیں۔ جن میں دیہاتیوں کو جوق جوق شامل ہونا چاہیے۔

یہاں تک تو وسائل کو ضائع ہونے سے بچانے کا تعلق تھا۔ اب آمدنی کیونکر بڑھائی جائے۔

شیخ صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا، کسانوں کے ذرائع آمدنی بڑھانے کے لئے اشتمال اراضی کا لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے کھیتی باڑی کے اصلاح پذیر طریقے بتلائے گئے ہیں۔ گھریلو صنعتیں مثلاً کوآپریٹو ڈیری، مرغی خانہ، بھیڑ پالنے کی صنعت، اور شہد کی مکھیاں پالنے پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مختلف سینٹروں میں کسانوں کی تربیت کے لئے .....

(باقی صفحہ ۵ کالم ۲ کے نیچے)

ایک نہایت پُرلطف ادبی سلسلہ

بہترین اُردو اشعار کا بہترین انتخاب

لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی کے منتخب اشعار

قسط ۱۶

رُباعیات و قطعات وغیرہ

کیا تم سے کہیں جہاں کو کیسا پایا
آنکھیں تو بے شمار دیکھیں لیکن
غفلت ہی میں آدمی کو ڈوبا پایا
کم تھیں بخدا جن کو کہ بینا پایا

اونچا نیت کا اپنی زینہ رکھنا
غصہ آنا تو نیچرل ہے اکبر
احباب سے صاف اپنا سینہ رکھنا
لیکن ہے شدید عیب کینہ رکھنا

غفلت کی ہنسی سے آہ بھرنا اچھا
اکبر نے سنا ہے اہل غیرت سے یہی
افعال مضر سے کچھ نہ کرنا اچھا
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

رشوت سے بگڑے نیک نامی کا مزا
ہرچند کہ بے محل خوشامد ہے بُری
عیاشی سے ہے بدی کے پھیلنے کا ڈر
گستاخ مگر خوشامدی سے بھی بُرا

آزاد سے دیں کا گرفتار اچھا
ہرچند کہ زور بھی ہے خصلت بد
شرمندہ ہو دل میں وہ گنہگار اچھا
واللہ کہ بے حیا سے مکار اچھا

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

لامذہبی سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم
کعبے سے بت نکال دیئے تھے رسول نے
ہرگز گذر سکیں گے نہ ان منزلوں سے آپ
اللہ کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ

دُنیا کرتی ہے آدمی کو برباد
دو ہی چیزیں ہیں بس محافظ دل کی
افکار سے رہتی ہے طبیعت ناشاد
عقبیٰ کا تصور اور اللہ کی یاد

فرمان اجل کا آگیا وقت صدور
دیکھیں منکر نکیر کیا کہتے ہیں
ہوں گے کوئی دم میں شامل اہل قبور
یاں سب مجھے کہتے ہیں خداوند حضور

بے سود ہے گنج و مال و دولت کی تلاش
اکبر تو سرور طبع کو علم میں ڈھونڈ
ذلت ہے دراصل جاہ و شوکت کی تلاش
محنت میں کر سکون و راحت کی تلاش

ایک تصویر کے دو رُخ

پڑھنے کے قابل فسانہ

(پہلا رُخ)

روزگار کی تلاش میں اپنا گاؤں چھوڑ کر میں شہر میں آیا۔ پرایا دیس۔ اجنبی آدمی۔ نہ کوئی جان نہ پہچان۔ میں سارے دن شہر میں اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا رہا۔ کہ کہیں کوئی نوکری مل جائے۔ کسی جگہ بیٹھنے کا ٹھکانہ ہو جائے میں نے شہر کا کوئی بازار۔ محلہ کی کوئی گلی۔ قصبے کی کوئی سڑک چھوڑی نہیں۔ ہر جگہ جستجو کی ہر ایک جگہ تلاش کی۔ مگر مجھے نہ نوکری ملی۔ نہ ٹھکانہ غریب، مفلس، اجنبی کو کون نوکر رکھتا۔ کون اُسے اپنے ہاں ٹھیراتا۔ میں سارے دن پھرتے پھرتے تنگ آ گیا۔ پریشان ہو گیا۔ تھک کر چور ہو گیا۔ نہ پاؤں میں سکت رہی۔ نہ جسم میں طاقت رہی۔ تمام دن کا بھوکا پیاسا۔ تھکا ہارا گرتا پڑتا ایک سڑک پر آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا قدم ڈگمگا رہے تھے۔ پاؤں لڑکھڑا رہے تھے یکایک ایک موڑ پر پہنچتے ہی سامنے سے ایک موٹر آ گئی۔ مجھے زور کا دھکا لگا۔ اور میں گر پڑا۔ موٹر فراٹے بھرتی ہوئی نکل گئی۔ میں نے زمین پڑے پڑے موٹر کی طرف دیکھا۔ اور بے ساختہ میرے مُنہ سے نکل گیا:۔

"یہ لوگ کتنے ظالم و بے رحم ہیں"

(دوسرا رُخ)

پانچ سات روز کے بعد مجھے اس شہر میں ایک ملازمت مل گئی۔ میں نے دیانتداری اور محنت کے ساتھ کام کیا۔ اور ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ دس سال کے بعد میں کارخانہ کا منیجر ہو گیا۔ اب میری شہر میں بڑی پوزیشن ہو گئی۔ اعلیٰ سوسائٹی میں ملنا جُلنا ہو گیا۔ ہر شخص میری عزت کرتا۔ اور مجھے دیکھکر تعظیم کے لئے سر جھکا دیتا۔ سرکار سے خطاب بھی مل گیا۔ اب میری خوشی و خرمی اور غرور کی انتہا نہ رہی۔ میں نے اپنے رہنے کے لئے ایک عالیشان کوٹھی بنائی۔ ایک اعلیٰ درجہ کی موٹر خریدی۔ اور نہایت امیرانہ ٹھاٹھ سے رہنے لگا۔

ایک روز اپنی موٹر پر سیر کو جا رہا تھا۔ کہ ناگاہ ایک پردیسی اور غریب شخص، جو نہایت مایوس و مضمحل صورت بنائے سڑک پر جا رہا تھا، موٹر کی لپیٹ میں آ کر گر پڑا۔ شکر ہے کہ میری موٹر کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اور وہ صاف بچکر نکل گئی۔ میں غصہ سے دانت پیس کر رہ گیا۔ اور بے ساختہ میرے مُنہ سے نکلا:۔

"یہ لوگ کتنے احمق و بیوقوف ہیں"

(ماخوذ)

صفحہ ۳ سے آگے

سو تمیں بیاہی گئیں۔ فاضل مقرر نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ دیہاتی لڑکیوں کے لئے تعلیم نہایت ضروری ہے کیونکہ ہر گھر کی بہتری و بھلائی و بہبودی کا دارومدار عورت پر ہے

بچوں کیلئے

خدا کا دیا سر پر

(ایک مزیدار اور دلچسپ کہانی)
(ایڈیٹر کے قلم سے)

سلیم پور نام کے ایک گاؤں میں سرکار نے ایک چھوٹا سا مدرسہ جاری کر رکھا تھا۔ اس مدرسہ کے لڑکوں میں ایک بڑی اچھی بات یہ تھی کہ سارے مدرسہ کے بچے چاہے وہ کسی جماعت کے ہوں آپس میں بہت محبت و پیار سے رہا کرتے تھے۔ نہ لڑتے نہ جھگڑتے۔ نہ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے اور نہ کسی کی چغلی کھاتے۔ گاؤں کے کسی آدمی نے اس مدرسہ کے بچوں کو کبھی آپس میں لڑتے نہیں دیکھا تھا۔ بات یہ تھی کہ بچوں کا اُستاد بہت نیک اور شریف آدمی تھا۔ وہ جہاں بچوں کو محنت کے ساتھ پڑھاتا، وہاں ہمیشہ اُن کو یہ بھی سمجھاتا رہتا تھا کہ آپس میں لڑنا جھگڑنا بُری بات ہے۔ سب لڑکے اپنے استاد سے بہت خوش تھے اور دل سے اُس کا کہا مانتے تھے

جب تفریح کا گھنٹہ بجتا تو سارے بچے مدرسہ کے صحن میں جو پیپل کا درخت تھا اُس کے نیچے جمع ہو جاتے ایک لڑکا کوئی مزے کی کہانی کہتا اور سارے لڑکے خوشی خوشی سنتے روزمرہ نیا لڑکا نئی کہانی سُناتا اور سارے بچے خاموش بیٹھے سنتے۔

اتوار کی چھٹی کے بعد ایک دفعہ جب پیر کو مدرسہ کھلا تو آج موہن کی باری کہانی سُنانے کی تھی۔ خیر، جب تفریح کا گھنٹہ بجا تو سارے بچے درخت کے نیچے جمع ہو گئے اب میاں موہن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے، میرے ہم مکتب اور ہم جماعت بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ آج میری باری کہانی کہنے کی ہے۔ مگر میں بجائے کہانی کے ایک پہیلی سوچ کر لایا ہوں۔ آج آپ سبھوں کے امتحان کا دن ہے۔ دیکھوں میری پہیلی کون بوجھتا ہے؟ بتاؤ "خدا کا دیا سر پر" یہ کیا ہے۔ جو یہ پہیلی بوجھے گا اُسے ایک لومڑی انعام میں دوں گا۔ جو کل ہی میں نے میلہ میں سے دو پیسہ کو خریدی ہے۔ اور یہ کہکر موہن نے مٹی کی ایک لومڑی جیب میں سے نکال کر سب لڑکوں کو دکھائی لومڑی بڑی خوبصورت تھی۔ سارے لڑکے للچائی ہوئی نظروں سے اُسے دیکھنے لگے۔ اور اُن میں سے ہر ایک لڑکا خیال کرنے لگا کہ لومڑی مجھے مل جائے تو کیسا مزا ہو۔

جھٹ ایک لڑکا کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا بھائی موہن میں سمجھ گیا اس پہیلی کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بندے پر جو مصیبت پڑے وہ مجبوراً سہنی ہی پڑتی ہے، لاؤ جلدی سے یہ لومڑی مجھے دو، موہن نے کہا، واہ بھائی کریم خدا بھی کہیں آدمیوں پر مصیبت ڈالا کرتا ہے؟ تم نے پہیلی کا حل ٹھیک نہیں کیا،

اب تو سب لڑکے حیران ہو کر سوچنے لگے۔ اور کسی کے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی۔ مگر نظر سب کی اُس لومڑی ہی کی طرف تھی جو موہن ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔

جب بہت دیر ہو گئی اور گھنٹہ ختم ہونے کو ہوا تو ایک چھوٹا سا لڑکا جس کا نام مُبارک محمود تھا اچانک بڑی خوشی سے چلا اٹھا اور کہنے لگا، لو میں نے پہیلی کو حل کر دیا۔ لاؤ لومڑی دلواؤ۔

موہن۔ نہیں بھائی یوں بات نہیں۔ پہلے بتاؤ، اگر ٹھیک ہوا تو بیشک لومڑی تمہاری ہے، مگر پہلے نہیں مل سکتی۔

مبارک محمود۔ اچھا تو سنو! دیا چراغ کو کہتے ہیں۔ اور اللہ میاں کا دیا یہ سورج ہے جو ہمارے سر پر چمک رہا ہے۔ اور جس کے آتے ہی اندھیری رات ختم ہو جاتی ہے۔ اور

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۲ پر)

ایک سبق آموز افسانہ

ہائے پُرانا کوٹ

از منشی محمد اقبال صاحب بی اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز جہلم

(۱)

حسین علی اور علی قدر دو بھائی تھے۔ حسین علی بڑا۔ اور علی قدر چھوٹا۔ ان کا باپ ایک معمولی ملازم تھا۔ جو ان کو خورد سال ہی چھوڑ کر انتقال کر گیا۔ حسین علی تو کھلنڈرا ہونے کی وجہ سے تعلیم سے بہرہ ور نہ ہوا۔ اس نے جوان ہو کر اس نے کاروبار شروع کیا۔ علی قدر نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اور دو تین سال کی مسلسل کوشش سے ایک دفتر میں ۳۵ روپے ماہوار پر نوکر ہو گیا۔ اور ترقی کرتے کرتے اس کی تنخواہ ۲۰۰ کے قریب پہنچ گئی

(۲)

کاروباری کی زندگی عام طور پر جلد اور عملی زندگی ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حسین علی کبھی کبھی تو متمول ہو جاتا۔ مگر اکثر یوں بھی ہوتا کہ وہ بیچارہ روٹی کپڑے تک کو ترس جاتا۔ ایک مرتبہ اس کی حالت نہایت تنگ ہو گئی۔ وجہ یہ ہوئی کہ اس کی بیوی کئی مہینے بیمار رہ کر داغ مفارقت دے گئی۔ رفیقۂ حیات کی وفات سے حسین علی کو ایسا صدمہ پہنچا کہ وہ خود بھی صاحب فراش ہو گیا۔ اور کئی مہینوں کے بعد اس کی صحت بحال ہوئی۔ اس طرح اس کو تقریباً سال بھر بیکار رہنا پڑا۔ اور اس کا کاروبار سرد پڑ گیا۔ مایوسی کی حالت میں وہ اپنے بچوں سمیت خیر آباد میں جا بسا۔ اور بڑی عسرت سے زندگی کے دن کاٹتا رہا۔

(۳)

علی قدر کی حالت اس کے بالکل برعکس تھی۔ وہ اللہ کے فضل سے صاحب مال تھا۔ اور صاحب اولاد بھی۔ غرضیکہ اُسے کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ فریضۂ حج کو ادا کرے۔ اپنے بیوی بچوں سے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ تو وہ بھی اس کے ہم خیال نکلے۔ بلکہ علی قدر کے دو ایک دوست اور عزیز بھی اس کے ہم سفر ہونے پر رضامند ہو گئے۔

(۴)

حج کا قافلہ روانہ ہونے میں چند دن ہی باقی تھے۔ اس لئے علی قدر نے اپنے بڑے بھائی سے ملنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ وہ دوسرے ہی دن صبح کی گاڑی سے خیر آباد جا پہنچا۔ حسین علی ایک چھوٹے سے بوسیدہ مکان میں رہتا تھا۔ جو دو کمروں، ایک برآمدے اور ایک کوٹھڑی پر مشتمل تھا۔ صحن بھی نہایت تنگ تھا۔ جس وقت علی قدر وہاں پہنچا، وہ ایک بورئیے پر بیٹھا دھوپ تاپ رہا تھا۔ جونہی اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا، وہ فرط انبساط سے اچھل پڑا۔ اور بڑے تپاک سے اپنے بھائی سے بغلگیر ہوا۔ علی قدر گھر کی بے سروسامانی کو دیکھ کر بہت متحیر ہوا۔ کیونکہ چند پرانی چارپائیاں اور کھانا پکانے کے کچھ پرانے برتن اور اور چھوٹی چھوٹی چیزیں ہی گھر کا کل اثاثہ تھیں۔ حسین علی کے بچے بھی پھٹے پرانے کپڑے پہنے سراپا حسرت بنے ایک کونے میں چپکے دبکے بیٹھے تھے علی قدر نے ان کو محبت سے اپنے پاس بلایا۔ اور پیار کیا۔ اس کے بعد ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اور علی قدر نے وہیں شب باش کی۔ اگلے دن علی الصبح علی قدر نے ناشتہ کیا۔ اور اپنے بھائی سے اجازت طلب کی حسین علی نے اصرار کیا کہ وہ دو ایک دن اور ٹھیرے۔ مگر علی قدر نے مجبوری ظاہر کی، جس وجہ سے اس نے ناچار بادل ناخواستہ اجازت دیدی۔ جب علی قدر رخصت ہونے لگا، تو اس نے دیکھا کہ اس کا بڑا بھائی سردی کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ اگرچہ ابھی سردیوں کا آغاز ہی تھا۔ اُسے یہ بات بڑی تکلیف دہ محسوس ہوئی۔ چنانچہ اس نے اپنے بھائی سے استفسار کیا، کہ وہ گرم کوٹ کیوں نہیں پہنتا۔ جس کے جواب میں اُسے معلوم ہوا کہ اس کے پاس کوئی گرم کوٹ ہی نہ تھا۔ اس پر علی قدر نے گھر پہنچ کر اُسے ایک گرم کوٹ بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اس بات کو دو ہفتے

(۵)

ادھر حسین علی کوٹ کے انتظار میں تھا کبھی یہ خیال کرتا کہ اس کا چھوٹا بھائی علی قدر جس کی بچپن میں اس نے پرورش کی تھی اس کے لئے اور اس کے بچوں کے لئے نئے کپڑے سلوا رہا ہو گا۔ اس لئے دیر ہو گئی ہے کبھی یوں سوچتا کہ اس کا بھائی اس کو کچھ نقدی بھیجنے کی فکر میں ہو گا۔ اسی ادھیڑبن میں ایک دن دوپہر کے وقت کسی نے دروازے پر دستک دی۔ حسین علی باہر نکلا۔ ایک اجنبی

اُس نے اپنے دروازے پر کھڑا پایا جس نے اُس سے اُس کا نام دریافت کیا۔ جب اجنبی کو یہ معلوم ہو گیا کہ حسین علی یہی ہے تو اُس نے ایک پارسل اس کے ہاتھ میں دیا۔ اور کہا کہ یہ علی قدر صاحب نے ارسال کیا ہے۔

(۶)

حسین علی جس وقت پارسل لے کر اندر داخل ہوا تو اُس کے بچے اس کے گرد جمع ہو گئے۔ سب کے سب بے چینی اور بے قراری کے ساتھ منتظر تھے۔ کہ دیکھیں پارسل میں کیا چیز نمودار ہوتی ہے؟ حسین علی نے جلدی جلدی کاغذ پھاڑا۔ اور پارسل کھولا۔ مگر اُس کا کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ جب اُسے ایک پُرانا کوٹ ملا۔ جس کے ساتھ ہی ایک کاغذ کا پُرزہ تھا۔ جس پر لکھا تھا۔

"برادرم حسین علی! السلام علیکم۔ اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو ایک کوٹ بھیج رہا ہوں۔ یہ ابھی اچھی حالت میں ہے۔ اُمید ہے کہ تین چار سال تک کام دے جائے گا۔ یہاں ہر طرح سے خیریت ہے۔

آپ کا بھائی علی قدر"

یہ رقعہ پڑھ کر حسین علی کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ اور اُس نے کوٹ زمین پر دے ٹپکا۔

(۷)

علی قدر اور اُس کے عزیز حج کو گئے۔ اور بخیریت واپس لوٹ آئے۔ مگر علی قدر کی بیوی نے دیکھا کہ اُس میں ایک نمایاں تغیر ہو چکا تھا۔ اُس کے چہرے کی سیاہی زیادہ ہو چکی تھی۔ کبھی کبھی وہ باتیں کرتے کرتے رُک جاتا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا دیتا۔ اور یوں پکار اُٹھتا۔ "ہائے پُرانا کوٹ ہائے پُرانا کوٹ"!

اول اول تو اُس کی بیوی کی ہمت نہ پڑی۔ کہ وہ اُس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھے لیکن جب اُس نے اپنے شوہر کو ہر روز بار بار اِسی طرح کرتے دیکھا۔ اور ہمیشہ بے چین و بیقرار پایا۔ تو ایک دن وہ نہ رہ سکی۔ اور جی کڑا کر کے پوچھ ہی لیا۔ کہ کیوں جی یہ کیا بات ہے؟ جو آپ ہر روز دن میں کئی بار "ہائے پُرانا کوٹ" کی گردان کرتے ہیں۔

علی قدر کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ کچھ دیر تو وہ خاموشی سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا کیا۔ آخر سسکیاں بھرتے ہوئے بولا۔ "میں وہ بد نصیب ہوں جس کا حج قبول نہیں ہوا۔ اور اُس کی وجہ وہی پُرانا کوٹ ہے جو اُس دن تمہارے مشورے سے میں نے اپنے بڑے بھائی کو بھیجا تھا۔ ایک دن میں نے سرزمین حجاز میں خواب میں دیکھا۔ کہ ایک وسیع میدان میں تمام حاجی صفیں باندھے سر جھکائے کھڑے ہیں۔ اور میں بھی اُن میں شامل ہوں۔ دفعتہً ایک طرف سے آواز آئی۔ "اے خدا کے بندو! تم اتنی تکلیفیں اُٹھاتے ہو۔ خرچ برداشت کرتے ہو۔ طرح طرح کی صعوبتیں جھیلتے ہو۔ اور یہاں آتے ہو۔ کیوں"؟ سب نے یکزبان ہو کر کہا۔ "اللہ کے حکم کی تعمیل میں"۔ پھر آواز آئی۔ "مگر تم میں سے ایسے بھی ہیں جو محض نمائش زر کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اور اللہ کے احکامات کی تعمیل سے انھیں سروکار نہیں"!

"سب یکبارگی پکار اُٹھے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آواز آئی کہ" وہ، وہ لوگ ہیں جو خدمت خلق سے جی چراتے ہیں۔ اور خدا کے بندوں سے اتنے بیزار ہیں کہ جب وہ دیکھیں کہ اُن کا سگا بھائی جس نے بچپن میں اُن کی پرورش کی ہے، غریب ہے، حاجتمند ہے، سردی سے ٹھٹھرا جاتا ہے، تو وہ اُس کو باوجود وسعت کے اپنا نہایت ہی ردی، پُرانا کوٹ استعمال کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ جو تم میں سے ایسے ہیں اُن کے چہرے سیاہ کر دئے گئے، اور اُن کا حج ہرگز قبول نہ ہو گا"!

میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور دیکھا کہ میرے سوا کوئی ایسا نہ تھا۔ اور تمام حاجیوں کی نگاہیں مجھ پر گڑی ہوئی تھیں۔ اُس وقت میری یہ حالت تھی کہ میں چاہتا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور مجھے جیتا نگل جائے۔ میں صفوں کو چیرتا ہوا باہر نکل جانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ دیکھا تو رات کے دو بجے کا عمل تھا۔ اور میرے تمام ساتھی میٹھی نیند سو رہے تھے۔ اُس دن کے بعد میری طبیعت بالکل نہیں سنبھلی۔ میرے چہرے کی طرف تو غور سے دیکھو۔ فی الحقیقت میرا رنگ زیادہ سیاہ ہو چکا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا حج ہرگز قبول نہیں ہوا۔ اور یہ سب کچھ اُس پُرانے کوٹ کی بدولت ہے"۔

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر)

کام کی باتیں

—— تمام چینی کا برتن گرم ہو تو اس میں ٹھنڈا پانی نہ ڈالنا چاہیئے۔ ورنہ ایکل ترخ کر خراب ہو جائے گا

—— اگر کسی بوتل کے منہ پر شیشہ کی ڈاٹ لگی ہو اور وہ جم جائے تو زور آزمائی نہ کریں بلکہ ڈاٹ کے منہ پر ذرا میٹھا تیل لگا کر آگ کی گرمی پہنچائیں۔ ڈاٹ کھل جائے گی۔

—— ٹین کو آلو میں ڈبو دیا جائے تو اس کو زنگ نہیں لگتا۔

—— چاولوں کو ابالتے وقت اُن میں ایک چمچہ لیموں کا رس ڈال دیا جائے تو ان کی رنگت نہایت صاف ہو جاتی ہے۔ نیز خوشبودار ہو جاتے ہیں۔

—— مربے اور اچار کے برتن میں چمچہ پڑا نہ رہنے دیں۔ ورنہ یہ چیزیں خراب ہو جائیں گی

—— ٹھنڈے پانی میں لیموں نچوڑ کر اس میں باسی سبزی ایک گھنٹہ بھگو دیں۔ وہ تازہ ہو جائے گی۔

—— سبزی کو پکانے سے پہلے اُبالنا سخت غلطی ہے۔ کیوں کہ اس طرح سبزی کا وہ قدرتی نمک جو انسانی صحت کے لئے اکسیر ہے ضائع ہو جاتا ہے۔

—— دودھ میں سنگھاڑے کا آٹا ذرا سا ملا کر جوش دینے سے بالائی بکثرت اُترتی ہے

دلچسپ معلومات

—— انگلستان کی ریل گاڑیاں ہر سال ۵ کروڑ میل سفر طے کرتی ہیں۔

—— شہر بابل کی وسعت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کا ایک بازار ۲۷ میل لمبا تھا۔

—— چاندی کا ایک تار جس کا قطر $\frac{1}{12}$ انچ ہو، ڈیڑھ من وزن اٹھا سکتا ہے۔

—— چین میں ایک دکان ایسی ہے، جو پانسو برس سے ایک ہی جگہ پر قائم ہے۔

—— انگریزی سلطنت میں ایک ہزار جھیلیں، دو ہزار دریا، اور دس ہزار جزیرے ہیں۔

—— تمام دُنیا میں جس قدر آہنی ریلوے لائن بچھی ہوئی ہے، اُس کی قیمت چودہ ارب روپیہ ہے۔

—— دیا سلائی ۱۸۲۹ء میں ایجاد ہوئی، اُس وقت اس کی قیمت دو روپے فی ڈبیا تھی

—— دُنیا میں گلاب کا پھول ۲۹۲ قسم کا ہوتا ہے۔

—— امریکہ میں ایک دو سو منزل کا مکان تعمیر ہو رہا ہے۔ اس میں ایک لاکھ آدمیوں کے رہنے کی گنجائش ہوگی۔

—— ناروے میں ایک گرجا جس میں کئی ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں صرف کاغذ کا بنا ہوا ہے۔

مزیدار لطیفے

پہلا دوست:۔ اب تو بازار میں کھانا کھاتے کھاتے طبیعت اُکتا گئی۔

دوسرا دوست:۔ تم شادی کیوں نہیں کر لیتے

پہلا دوست:۔ یہ شادی ہی کی تو برکت ہے، میرے بیاہ کو ایک سال ہو گیا۔

چور:۔ (دوسرے سے) یار آج تو اتنا مال ہاتھ آیا ہے کہ کئی سال تک چوری سے فرصت ہو گئی۔

سپاہی:۔ (جو چھپ کر دیکھ رہا تھا) ہاں ٹھیک کہتے ہو، کم از کم پانچ برس کے لئے تو چوری سے بالکل فراغت ہو گئی۔

بیٹا:۔ ابا جان! آپ کے کمرے میں ایک کالی بلی پھر رہی ہے۔

باپ:۔ کچھ پرواہ نہیں۔ کالی بلی دیکھنا خوش قسمتی کی علامت ہے۔

بیٹا:۔ ہاں تو وہ آپ کا سارا کھانا چٹ کر گئی ہے۔

حامد:۔ لڑنا اچھی چیز ہے، بشرطیکہ طریقے کے ساتھ لڑا جائے۔

محمود:۔ ہرگز نہیں۔ یوں کہئے "بشرطیکہ کمزور کے ساتھ لڑا جائے"۔

حمیدہ:۔ میری تو اپنے شوہر سے قریباً ہر ہفتہ لڑائی ہو جاتی ہے۔ کیا تم بھی شوہر سے لڑتی ہو؟

محمودہ:۔ نہیں بوا۔ ہمارے ہاں تو مہینہ میں ایک بار لڑائی ہوتی ہے۔ کیونکہ میرے شوہر کو تنخواہ ہفتہ وار نہیں بلکہ ماہوار ملتی ہے

دنیا بھر کی منتخب خبریں

محکمہ اطلاعات پنجاب کا نیا ڈائرکٹر

شملہ یکم جولائی۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب کی اسامی کو پُر کرنے کے لئے حال ہی میں بمقام شملہ ایک امتحان مقابلہ ہوا تھا جس کے نتیجہ پر سید نور احمد صاحب۔ نامہ نگار خصوصی روزنامہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور اس اسامی کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ آپ نے ۴ جولائی کو چارج لے لیا ہے۔

مسٹر نور احمد علی گڈھ یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں چنانچہ آپ ۱۹۲۲ء کے ڈگری امتحان میں اول رہے تھے۔ یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد کی تجویز تھی کہ آپ کو وظیفہ دے کر اقتصادیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ بھیجیں۔ مگر آپ کے نجی حالات و کوائف نے موافقت نہ کی، باوجودیکہ آپ اقتصادیات میں مہارت رکھتے تھے، بایں ہمہ آپ عرصہ ۲ سال تک "مسلم آؤٹ لک" لاہور میں لیڈر لکھتے رہے۔ آپ نے اسی روزنامہ میں دو سال تک مدیر کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ آپ دو سال تک "ویکلی آبزرور" کے بھی ایڈیٹر رہے یہ اخبار آپ کی ذاتی ملکیت میں تھا۔

آپ ۱۹۳۱ء سے اس وقت تک "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نامہ نگار خصوصی کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

اس وقت مرکزی محکمہ اطلاعات بلکہ بعض صوبوں کے محکمہ ہائے اطلاعات میں اخبار نویس ڈائرکٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے تقرر سے پنجاب کا محکمہ اطلاعات بھی انھیں کی سلک میں منسلک ہو گیا۔

جمہوریہ ترکی کی سالگرہ

آئندہ ۱۰ اکتوبر میں ترکی کی موجودہ حکومت کی پندرھویں سالگرہ منائی جائے گی۔ اس موقع پر ان ڈیڑھ سو اشخاص کو ملک میں واپس آنے کی اجازت دی جائے گی، جو موجودہ حکومت کے مخالف ہونے کی وجہ سے جلاوطن کئے جا چکے ہیں، اور مختلف ممالک میں غریب الوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اسلامی دُنیا کیلئے خلیفۃ المومنین کی تجویز

آجکل یہ مسئلہ بہت دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے تجویز ہو رہی ہے کہ شاہ فاروق والی مصر کو دُنیا بھر کے لئے خلیفۃ المومنین بنا دیا جائے۔ برطانیہ اور فرانس اس معاملہ میں بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ ترکی کہہ رہا ہے کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ہو۔ مگر ابن سعود مخالف ہے خلافت کے ایک امیدوار امیر عبداللہ فرمانروائے شرق اردن بھی ہیں۔

صرف ۲ آنے میں مچھروں سے نجات

ہم نے خاص اور اعلیٰ درجہ کی ادویات سے ایک بہت ہی نفیس تیل تیار کیا ہے جس میں سے سنترے کے عطر کی خوشبو آتی رہتی ہے۔ اس عجیب و غریب تیل کی یہ حیرت انگیز خاصیت ہے کہ اسے ذرا سا ہاتھ پاؤں اور منہ پر مل کر رات کو سو جائیں مچھر بالکل پاس نہیں آئیں گے۔ اس کے استعمال سے جسم پر دھبہ آتا ہے نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں نہایت ہی عجیب و لطیف چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ر

منیجر حالی بکڈپو پانی پت

وبائی بیماریوں کی موت

سایڈ کراس سوسائٹیوں کیلئے بینظیر تحفہ

یہ ایک نہایت ہی دلچسپ، سلیس اور عام فہم مختصر ڈرامہ ہے جس میں وبائی بیماریوں کے علاج اور اُن کے انسداد کی تدابیر ایسے دلکش پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں کہ بغیر ختم کئے ہوئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ حفظان صحت کے متعلق سکولوں میں کھیلنے کے لئے اس سے بہتر ڈرامہ اب تک نہیں لکھا گیا۔ اس کی عبارت اس قدر آسان ہے کہ تیسری جماعت کا بچہ بخوبی سمجھ لیتا ہے۔

منیجر حالی بکڈپو پانی پت

مکتوبات حالی

یہ کتاب مولانا حالی کے ادبی، علمی، تاریخی خطوط کا بیش بہا مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے مولانا کی بے غرض لائف اور اعلیٰ کیرکٹر کے متعلق نہایت مہتم بالشان باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ عادتوں کی اصلاح، حسن معاشرت کی تعلیم اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے متعلق بیش بہا نصیحتوں سے کتاب بھری پڑی ہے یہ خطوط انشا پردازی کا قابل تقلید نمونہ اور اردو لٹریچر میں بہترین اضافہ اور مولانا کی تصنیفات کا نچوڑ ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب کے فاضلانہ مقدمے کے ساتھ دو جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ جلد اول عہ مجلد ۱۲ جلد دوم ۱۲ مجلد

منیجر حالی بکڈپو پانی پت

ہمالیہ سر نہ ہو سکا !

ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کے لئے اس سال جو مہم گئی تھی وہ کامیاب نہ ہو سکی، اور واپس آ رہی ہے۔

ایک پٹواری کی لرزہ خیز موت

ملتان کے قریب ایک پٹواری اپنے گاؤں کو جا رہا تھا کہ راستے میں ایک دیہاتی عیسائی کے کتوں نے اُسے دوڑ کر پکڑ لیا۔ اور آناً فاناً چیر پھاڑ کر اُس کا کام تمام کر دیا۔ عیسائی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

آفتاب کے داغ بڑھ رہے ہیں

حکومت ہند کی رصدگاہ واقع کوڈائکنال کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ آفتاب میں سیاہ داغ روز بروز نہایت تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں جو داغ سورج میں دیکھے گئے تھے بہ نسبت ۱۹۳۷ء میں اُن سے ۳۴ داغ زیادہ مشاہدہ کئے گئے ہیں

پیر شامی کا انجام

جو شامی پیر سرحد پر فوجیں جمع کر کے افغانستان پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہا تھا، یکایک خبر آئی ہے کہ اُس نے حکومت برطانیہ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اُسے فوراً ہوائی جہاز میں بٹھا کر دہلی لایا گیا، جہاں سے اُسے کراچی پہنچایا گیا، اور وہاں سے اُس کے وطن روانہ کر دیا گیا۔ قبائل جو اُس نے جمع کئے تھے منتشر ہو گئے

بیت المقدس میں پھر ہنگامے

فلسطین میں پھر ہنگاموں، بغاوت اور سرکشی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ شدید بلوے ہو رہے ہیں جن میں عرب اور یہودی مارے جا رہے ہیں۔ بم پھینکے جا رہے ہیں، برطانوی کانسٹبلوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ غرض بدامنی کا پورا مظاہرہ ہو رہا ہے۔

(صفحہ ۶ کا بقیہ)

اور ساری دُنیا میں اُجالا ہو جاتا

ہے۔ یہ ہے اُس کا حل ــــ کیوں ہے نا ٹھیک ؟ لاؤ جلدی سے لوٹڑی دیدو۔

موہن نے کہا " ہاں بھئی تم نے خوب سوچ کے جواب دیا۔ لو یہ لوٹڑی۔ مگر ذرا اس کی دیکھ بھال رکھنا۔ تمہارا بھائی محمود بہت شریر ہے۔ تمہارے ہاتھ میں دیکھ لی تو جھٹ چھین کر توڑ دے گا۔ اور تم روتے رہ جاؤ گے"۔

مبارک محمود نہ۔ اچھی میں ابھی جاکر لے صندوقچے میں بند کرتا ہوں

(صفحہ ۸ سے آگے)

(۸)

کہتے ہیں کہ علی محمد نے ملازمت ترک کر دی ہے۔ اور اب وہ اپنا سارا وقت خدمت خلق پر خرچ کرتا ہے۔ اور لوگوں کو بھی اپنے ہم جنسوں سے بھلائی کا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اب بھی کبھی کبھی جب وہ باتیں کر رہا ہوتا ہے تو اُس کے دونوں ہاتھ خود بخود آسمان کی طرف اُٹھ جاتے ہیں۔ اور اُس کے ہونٹوں سے آہستہ یہ صدا برآمد ہوتی ہے۔ " ہائے پُرانا کوٹ"۔

(نئی زندگی)

دلچسپ خبریں:

بیوقوفی کا ریکارڈ مات کر دیا۔

امریکہ کے ایک ایڈیٹر کو حال میں ایک خریدار اخبار نے خط بھیجا کہ آپ مہربانی کر کے آئندہ کے لئے مجھے اخبار بھیجنے کی تکلیف نہ فرمائیں کیونکہ میں نے خاص طور پر اس غرض سے اخبار خریدا شروع کیا تھا کہ تو تیدگی کے کالم میں اپنے دشمنوں کی موت کا حال پڑھ کر خوش ہوا کروں گا چنانچہ چھ ماہ سے مسلسل آپ کا اخبار پڑھ رہا ہوں، لیکن ایک بار بھی اپنے کسی دشمن کے مرنے کی خبر نہیں پڑھی اس لئے میں ایسے اخبار سے باز آیا۔

دو سال کی عمر میں ڈاڑھی

بمبئی کے مشہور و معروف شاہجہاں محل ہوٹل میں ایک قافلہ عربستانی لوگوں کا سیر و تفریح کی غرض سے ٹھیرا ہوا ہے۔ اُن میں ایک لڑکا بعمر دو سال بھی موجود ہے۔ جس کے چہرے پر بھرپور ڈاڑھی ہے۔ اُس کے والدین روزانہ سیفٹی ریزر سے اُس کی ڈاڑھی مونڈتے ہیں۔ اگر ڈاڑھی مونڈنے کا عمل جاری نہ رکھا جائے تو یقیناً بچے کے قد سے بھی زیادہ اُس کی ڈاڑھی بڑھ جائے۔

اس بچے کو خلقت خدا دُور دُور سے دیکھنے کو آتی ہے۔ گویا آج کل شاہجہاں محل ہوٹل ایک عجائب گھر کی سی صورت اختیار کر چکا ہے۔ مزید براں لُطف کی بات یہ ہے کہ بچے کے والدین اپنے بچے کو عیب دار جان کر اُسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔

چین تباہ ہو گیا

لیکن ابھی اعلان جنگ نہیں ہوا!

ٹوکیو ۱۸ جون۔ نئے وزیر جنگ جنرل اگاگی نے آج ایک انٹرویو کے دوران میں کہا، کہ میں کوئی خاص ایسی وجہ نہیں دیکھتا کہ جاپان چین کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ مگر جاپانیوں کو کم از کم دس سال تک جنگ کو جاری رکھنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ایک عمارت پر پانچ جھنڈے

ہندوستان میں قوموں اور جماعتوں کے ساتھ ہی ساتھ جھنڈوں کی کشمکش بھی جاری ہے یو پی کے قصبہ خورجہ کی میونسپلٹی کی عمارت پر کانگریسیوں نے اپنا جھنڈا نصب کیا۔ اس پر مسلم لیگ والوں نے کہا، کہ اگر ایک سیاسی جماعت کو اپنا جھنڈا نصب کرنے کی اجازت ہے، تو مسلم لیگ بھی ایک سیاسی جماعت ہے لہذا وہ بھی اپنا جھنڈا نصب کرے گی چنانچہ لیگ کا جھنڈا بھی لگا دیا گیا۔ اس کے بعد سکھوں، آریہ سماجیوں اور مہا بیر دل والوں نے بھی اپنے اپنے جھنڈے لا کر وہیں نصب کر دیئے۔ اب اس عمارت پر پانچ جھنڈے بیک وقت لہرا رہے ہیں۔

شیخ محمد اسماعیل پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس بازار محلی والان دہلی میں چھپوا کر محلہ انصار پانی پت سے شائع کیا